Android

Android

Liked By Asghar Khan

Compile By Pir Khan

حسانی انٹرپرائیزز کی فخریہ پیش کش
تاریخی قصیدہ اور مشہور نعتوں کا گلدستہ
قصیدہ حسان بن ثابت رضؓ
ومجموعہ کلام
شاعر اسلام مولانا مفتی انس یونس دامت برکاتہم
مکتبہ الحق
جامع مسجد سلمان فارسیؓ۔ آئی۔ ٹن۔ ٹو اسلام آباد
فون نمبر: 0345-5069762

تاریخی قصیدہ اور مشہور نعتوں کا گلدستہ

قصیدہ حسان بن ثابتؓ

و مجموعہ کلام

انس یونس عفی عنہ

مکتبہ الحق
جامع مسجد سلمان فارسیؓ، آئی۔ٹن۔ٹو، اسلام آباد
فون نمبر 0345-5069762

نام کتاب : قصیدہ حسانؓ بن ثابت و مجموعہ کلام
بااہتمام : عبدالحق
مرتب : عبدالحق
کمپوزنگ : میٹرکس کمپوزر
ناشر : مکتبہ الحق، جامع مسجد سلمان فارسیؓ، I-10/2، اسلام آباد
: فون نمبر 0345-5069762
مطبع :

ملنے کے پتے

١۔ کتب خانہ رشیدیہ، راجہ بازار راولپنڈی
٢۔ مکتبہ تعلیم القرآن اینڈ ریکاڈنگ سینٹر، راجہ بازار راولپنڈی
٣۔ اسلامی کتاب گھر، خیابان سرسید راولپنڈی
٤۔ قرآن محل، کمیٹی چوک راولپنڈی
٥۔ سرحد اسلامی کیسٹ ہاؤس، راولپنڈی
٦۔ اسلامی کیسٹ ہاؤس، راجہ بازار راولپنڈی
٧۔ مکتبہ حمادیہ، اشاعت القرآن حضرو
٨۔ مکتبہ الامہ، عقب نیو صادق بازار، رحیم یار خان
٩۔ مکتبہ الطارق اینڈ پرفیوم سینٹر، بیرون تبلیغی مرکز رائیونڈ لاہور
١٠۔ مکتبہ عثمانیہ اینڈ اسلامی کیسٹ وسی ڈی ہاؤس، اوکاڑہ
١١۔ کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال بلاک نمبر ٢ اشرف المدارس کراچی ٤٧
١٢۔ ادارۃ انور، دوکان نمبر ٢ انور مینشن، بالمقابل علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

فہرست

مقدمہ

الحمدلله الذی لم یزل ولا یزال حیًا قیومًا o الحمدلله الذی بیده الملک وهو علی کل شیٔ قدیر o هو الاول والآخر والظاهر والباطن وهو بکل شیٔ علیم o

قال الله تبارک و تعالیٰ فی القرآن المجید والفرقان الحمید o والشعراء یتبعهم الغاون o الم ترانهم فی کل وادیهیمون o وانهم یقولون مالا یفعلون o الا الذین امنوا وعملوا الصالحات وذکروا الله کثیرا وانتصروا من بعد ماظلمو وسیعلمه الذین ظلموا ای منقلب ینقلبونo

وقال رسول الله ﷺ ان من الشعر لحکمة صدق الله العظیم و صدق رسوله النبی الکریمo

اللہ پاک نے انسان کواشرف المخلوقات بنا کراس دنیا میں بھیجااورانسانوں کے بھیجنے کا سلسلہ (جو قیامت تک جاری رہے گا) قائم فرمایااور اس انسان کی تعلیم وتربیت دینی واخلاقی اصلاح کے لیے وقتاً فوقتاً انبیاء کرام علیہم السلام کو بھیجنے کا سلسلہ بھی جاری فرمایااور یہ سلسلہ جو وجہ کائنات محسن انسانیت خاتم النبیین افضل الانبیاءوالمرسلین محمد رسول اللہ ﷺ پر ختم فرمادیا جس طرح محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں اسی طرح آپ ﷺ کی اُمت بھی آخری اُمت ہے۔ نہ آپ ﷺ کے بعدکوئی نبی آئے گااور نہ ہی آپ ﷺ کی اُمت کے بعدکوئی اُمت آئے گی۔

سرکارِ دوعالم ﷺ کی انتھک محنت اور شب و روز اُمت کی اصلاح کی فکر اورغم کی بدولت اللہ پاک نے دینِ اسلام کو پوری دنیا میں عام فرمادیااورانسانیت کو ہمیشہ کی آگ (جہنم) سے بچ کر دائمی نعمت (جنت) میں جانے کا راستہ بتادیا کہ جوبھی حضور ﷺ کی اتباع کرے گا وہ کامیاب ہوگااور جونافرمانی کرے گاوہ ناکام ہوگا۔ جوحضور ﷺ سے محبت کرے گااورآپ کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق زندگی گزارے گاوہ اللہ کی محبت کوبھی پالے گااور جوشخص اس کے برعکس کرے گااس کواللہ پاک کے عذاب سے کوئی نہیں بچاسکتا۔

قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله ویغفر لکم ذنوبکم

ایک اور جگہ ارشادِ باری ہے کہ:

واطیعوا الله واطیعوا الرسول فان تولوا فان الله لایحب الکافرین

اس لیے آپ ﷺ سے محبت کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور محبت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ ﷺ کے ہر قول و فعل پر عمل کرنا اور آپ ﷺ کی تمام سنتوں کے مطابق زندگی گزارنا ہر مسلمان کی نجات کے لیے ضروری ہے۔

عاشق جب معشوق سے محبت کرتا ہے تو اس کی ہر ہر ادا کو اپناتا ہے اور کوئی ایسا کام نہیں کرتا جس سے معشوق کا دل ٹوٹ جائے۔ لیلیٰ مجنوں کی محبت کا چرچا تو پوری دنیا میں ہے۔ مجنوں لیلیٰ کا ایسا عاشق تھا کہ لیلیٰ کی گلی سے آنے والے کتے کے پاؤں کو بھی چومتا تھا کہ کہیں کتے کے پاؤں لیلیٰ کے قدموں کو چھوتے ہوئے آئے ہونگے اور جب لیلیٰ کے گھر کے پاس سے گزرتا تو اس کے گھر کی دیواروں کو چومتا تھا اور کہتا تھا کہ:

امر علی الدیار دیار لیلیٰ اُقبل ذا الجدار وذالجدار

وما حب الدیار شغفن قلبی ولکن حُب من سکن الدیار

ترجمہ: میں لیلیٰ کے گھر کے پاس سے گزرتا ہوں تو کبھی اِس دیوار کو چومتا ہوں تو کبھی اُس دیوار کو چومتا ہوں۔ دیواروں کی محبت نے مجھے پاگل نہیں کیا بلکہ مجھے تو گھر میں رہنے والے نے دیوانہ بنا رکھا ہے۔

یہ دیکھیں سچی محبت انسان کو کہاں سے کہاں تک پہنچا دیتی ہے کہ تاریخ میں اس کو یاد کیا جا رہا ہے۔

اب ہم دیکھیں کہ ہم سرکارِ دو عالم ﷺ سے کیسی محبت رکھتے ہیں۔ کیا آپ ﷺ کی سنتوں پر عمل کرتے ہیں؟ کیا آپ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق زندگی گزارتے ہیں؟ کیا آپ کی تعلیمات کو اپنی زندگیوں میں نافذ کرتے ہیں؟ اگر جواب ہاں میں ہے تو پھر اس سے بڑی نعمت اس دنیا میں کوئی نہیں کہ آپ ﷺ کی اتباع نصیب ہوئی اور اگر جواب دینے میں تردد کا شکار ہو گئے تو پھر اُلفت کے دعوے کرنا محض لفاظی ہے اور کچھ نہیں۔ اللہ پاک ہم سب کو

حضور ﷺ کا سچا فرمانبردار بنائے اور آپ ﷺ کی ہر ہر سنت کا اتباع کرنے والا بنائے۔ (آمین)

حضور ﷺ سے محبت ہر انسان کا ایمان ہے اور نعت لکھنا یا پڑھنا اِس محبت کا اظہار ہے۔ میرے والد صاحب قاری محمد یونس صاحب اُطال اللہ عمرہ نے مجھے دینی تعلیم کے ساتھ دنیاوی تعلیم بھی دلوائی۔ سب سے پہلے قرآن کریم حفظ کرایا پھر FSc(12) تک کی تعلیم دلوائی اور ساتھ ساتھ درسِ نظامی کی تعلیم کے لیے میری مادرِ علمی جامعہ دارالعلوم کراچی میں داخل کرایا۔ اور الحمدللہ درسِ نظامی کی تکمیل کے ساتھ بندے کو B.A تک کی تعلیم بھی دلوائی۔ اللہ پاک ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ انہوں نے مجھ ناچیز پر محنت کر کے اس قابل بنایا کہ آج قلم کی سیاہی کو اوراق کی نذر کر رہا ہوں۔

نعت پڑھنے کا شوق مجھے بچپن ہی سے تھا۔ میں اپنے مدرسہ دارالعلوم ترتیل القرآن میں منعقد ہونے والے محافل میں نعت پڑھتا اور مختلف مقابلوں میں حصہ بھی لیا کرتا تھا اور انعامات بھی حاصل کرتا رہا۔ میری پڑھی ہوئی نعتوں میں قصیدۂ حسان بن ثابتؓ جس کو اللہ پاک نے غیر معمولی شہرت عطا فرمائی۔ پیش پیش ہے۔ جب میں درسِ نظامی کے آخری سال (دورۂ حدیث) میں تھا تو اس وقت ڈنمارک کے اخبارات نے سرکارِ دوعالم ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے کارٹون شائع کیے (نعوذ باللہ من ذلک) اس نازیبا حرکت کے ہوتے ہی میرے دل میں یہ جذبہ پیدا ہوا کہ کسی بھی طرح ہو حسبِ استطاعت ان گستاخوں کو جواب دیا جائے۔ یہ جذبہ لے کر بندہ نے وہ قصیدہ جو آج سے 14 سو سال پہلے حضرت حسان بن ثابتؓ نے پڑھا تھا اس عربی قصیدے کو اُردو ترجمے کے ساتھ والیم نمبرا میں پڑھا۔ اس کا منظوم ترجمہ میرے دوست عبدالسمیع ارشد نے کیا تھا۔ اللہ پاک ان کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے۔

یہ قصیدہ حضرت حسان بن ثابتؓ نے ایک شاعر کے ہجویہ اشعار کے جواب میں پڑھا۔ ایک شاعر نے سرکارِ دوعالم ﷺ کی شانِ اقدس میں ہجویہ اشعار کہے تھے وہ اشعار جب آپ ﷺ کے سامنے پیش کیے گئے تو آپ ﷺ نے اپنے شاعرِ خاص حضرت حسان بن ثابتؓ کو ارشاد فرمایا کہ ان اشعار کا جواب دو۔ یہ وہ صحابی تھے جن کے لیے آپ ﷺ اپنی چادر مبارک خود بچھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ حسان اس چادر پر بیٹھو اور انہی کے لیے آپ ﷺ نے یہ دُعا بھی

فرمائی تھی۔(اللھم ایدہٗ بروح القدس)

یہ قصیدہ بھی آج کے اُن گستاخوں کو جواب ہے جو اس طرح کی غلیظ حرکتیں کر کے اپنے آپ کو عبرت کے انجام کے قریب لے جا رہے ہیں۔اس قصیدہ کے بعد والیم نمبر۲ دیوانِ علی کرم اللہ وجہہ اور والیم نمبر۳ اللہ بہت بڑا ہے۔جس میں بندہ نے موجودہ دور کی پھر ان غلطیوں کو سامنے لانے کی کوشش کی۔جس سے عوام الناس غفلت میں تھے۔جن میں سے پیش پیش حقوقِ نسواں بل، ختم نبوت، عدلیہ کی پابندی، ناموس رسالت، دینی مدارس کی توہین، تحریفِ قرآنی اور ابتدائی کتب سے صحابہؓ کے واقعات کو مٹانے جیسے غیر اخلاقی اور بے دینی اقدامات کو سامنے لایا اور والیم نمبر۴ میں قصیدہ ابوبکر صدیقؓ پڑھا۔

اللہ پاک سے دعا ہے کہ اللہ پاک اس محنت کو قبول فرمائے اور اس سلسلے کو سانس کے آخری لمحے تک جاری وساری فرمائے۔اور حضور ﷺ کی سچی محبت ہم سب کو نصیب فرمائے اور دین کے مٹنے کا غم ہمارے دلوں میں پیدا فرمادے اور دین کی عالی محنت کے لیے قبول فرمائے۔

اور آخر میں بندہ ان حضرات کا نہایت شکر یہ ادا کرنا چاہتا ہے جنہوں نے اس کارِ خیر میں بندہ کے ساتھ تعاون فرمایا۔خصوصاً برادرم عبدالحق صاحب جنہوں نے ان اشعار کو کتابی صورت میں پیش کیا۔اللہ پاک اُن کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے۔آمین۔دعاؤں کی صورت میں یہ کتابی صورت میں یا مالی صورت میں اِن سب کو اللہ پاک جزائے خیر عطا فرمائے اور روضہ اقدس کی بار بار حاضری نصیب فرمائے۔(آمین)

طالبِ دعا

(انس یونس غفرلہ)

فاضل جامعہ دارالعلوم، کراچی

قصیدہ حسان بن ثابتؓ

وما ارسلنک الا رحمة اللعالمین
میرے آقا میرے مولیٰ میرے آقا میرے مولیٰ
میرے آقا میرے مولیٰ میرے آقا میرے مولیٰ
محمد رسول الله محمد رسول الله
محمد رسول الله محمد رسول الله
وَأَحْسَنَ مِنکَ لَمْ تَرَیٰ قَطُّ عَیْنٌ
وَأَجْمَلَ مِنکَ لَمْ تَلِد النِّسَاءٌ
خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِنْ کُلِّ عَیْبٍ
کَأَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَاءُ
جہاں میں ان سا چہرہ ہے نہ ہے خندہ جبیں کوئی
ابھی تک جن سکی نہ عورتیں ان سا حسیں کوئی
نہیں رکھی ہے قدرت نے میرے آقا کمی تجھ میں
جو چاہا آپ نے مولیٰ وہ رکھا ہے سبھی تجھ میں
میرے آقا میرے مولیٰ میرے آقا میرے مولیٰ
میرے آقا میرے مولیٰ میرے آقا میرے مولیٰ
محمد رسول اللّٰہ محمد رسول الله
محمد رسول اللّٰہ محمد رسول الله
عَفَتْ ذَاتُ الْأَصْبَابِعِ فَالْجِوَاءُ
اِلَی عَذْرَاءَ مَنْزِلُهَا خَلَاءُ

دِیَارٌ مِن بَنِی الْحَسْحَاسِ قَفْرٌ
تَعْفِیْهَا الرَّوَامِسُ وَالسَّمَاءُ
وَکَانَتْ لَا یَزَالَ بِهَا أَنِیْسٌ
خِلَالَ مُرُوْجِهَا نَعَمٌ وَشَاءُ
فَدَعْ هٰذَا وَلٰکِن مَّنْ لِطَیْفٍ
یُؤَرِّقُنِی إِذَا ذَهَبَ الْعَشَاءُ
لِشَعْثَاءِ الَّتِی قَد تَیَّمَتْهُ
فَلَیْسَ لِقَلْبِهٖ مِنْهَا شِفَاءٌ
کَأَنَّ سَبِیْئَةً مِّنْ بَیْتِ رَأْس
یَکُوْنَ مِزَاجُهَا عَسَلٌ وَمَاءُ
عَلٰی أَنْیَابِهَا اَوْطَعْمَ غَضٍّ
مِنَ التُّفَّاحِ هَصَّرَهُ الْجَنَاءُ
إِذَا مَا الْأَشْرِبَاتُ ذُکِرْنَ یَوْماً
فَهُنَّ لِطَیِّبِ الرَّاحِ الْفِدَاءُ
نُوَلِّیْهَا الْمَلَامَةَ إِن أَلَمْنَا
إِذَا مَا کَانَ مَغْثٌ أَوْلِحَاءُ
وَنَشْرِبُهَا فَتَتْرُکُنَا مُلُوکاً
وَأُسْداً مَا یُنَهْنِهُنَا اللِّقَاءُ

بدی کا دور تھا ہر سو جہالت کی گھٹائیں تھیں
فساد و ظلم سے چاروں طرف پھیلی ہوئی ہوائیں تھیں
خدا کے حکم سے ناآشنا مکے کی بستی تھی
گناہ وجرم سے چاروں طرف وحشت برستی تھی
خدا کے دین کو بچوں کا اِک کھیل سمجھتے تھے
خدا کو چھوڑ کر ہر چیز کو معبود کہتے تھے

وہ اپنے ہاتھ ہی سے پتھروں کے بت بناتے تھے
انہی کے سامنے جھکتے انہی کی حمد گاتے تھے
کسی کا نام ''عُزّا'' تھا کسی کو ''لات'' کہتے تھے
''ہُبل'' نامی بڑے بت کو بتوں کا باپ کہتے تھے
اگر لڑکی پیدائش کا ذکر گھر میں سن لیتے
تو اس معصوم کو زندہ زمیں میں دفن کرتے تھے
ذرا سی بات پر تلوار چل جاتی تھی آپس میں
تو پھر یہ جنگ ہوتی نہیں دو چار کے بس میں
غرض جو بھی برائی تھی سب ان میں پائی جاتی تھی
نہ تھی شرم و حیاء آنکھوں میں گھر گھر بے حیائی تھی
مگر اللہ نے ان پر جب اپنا رحم فرمایا
تو عبداللہ کے گھر میں خدا کا لاڈلا آیا
عرب کے لوگ اس بچے کا جب اعزاز کرتے تھے
تو عبدالمطلب قسمت پر اپنی ناز کرتے تھے
خدا کے دین کا پھر بول بالا ہونے والا تھا
محمد ﷺ سے جہاں میں پھر اُجالا ہونے والا تھا
میرے آقا میرے مولیٰ میرے آقا میرے مولیٰ
میرے آقا میرے مولیٰ میرے آقا میرے مولیٰ

محمد رسول الله محمد رسول الله
محمد رسول الله محمد رسول الله
عَدِمْنَا خَيْلَنَا اِن لَّم تَرَوْهَا
تُثِيرُ النَّقْعَ مَوْضِعُهَا كَدَاءُ
يُبَارِيْنَ الأَعِنَّةَ مُصْعِدَاتٍ
عَلٰى اَكْتَافِهَا الأَسَلُ الضَّمَاءُ

تَـضَـلُّ جِيَـادُنَـا مُتَـمَـطِّـرَاتٍ
تُـلَـطِّـمُهُـنَّ بِـالْـخُـمُـرِ النِّسَـاءُ
فَـإِمَّـا تُعْرِضُوْا عَنَّـا إعْتَـمَرْنَـا
وَكَـانَ الْفَتْـحُ وَانْكَشَفَ الْغِطَـاءُ
وَإلَّا فَـاصْبِـرُوا لِـجِلَادِ يَـوْمٍ
يُـعِـزُّ الـلّٰـهُ فِيْـهِ مَـنْ يَّشَـاءُ

"کدا" کو اپنے حملوں سے غبار آلود کر دیں گے
نہ ایسا کر سکے تو خون سے صحراء کو بھر دیں گے
بلندی کی طرف گھوڑوں پہ بجلی بن کے جاتے ہیں
ہماری پشت پر نیزے عدو کے خوں کے پیاسے ہیں
ہمارے بہترین گھوڑے ہوا کے ساتھ چلتے ہیں
دوپٹے عورتوں کے ان کے چہروں پر لپکتے ہیں
اگر ہم بن گئے فاتح تو عمرہ کرنے جائیں گے
ہماری جنگ ہے اللہ کی خاطر یہ دکھائیں گے
اگر تم ڈٹ گئے مدِّ مقابل پھر بھی بالآخر
معزز ہم بنیں گے جنگ کے شعلوں کو بھڑکا کر
میرے آقا میرے مولیٰ میرے آقا میرے مولیٰ
میرے آقا میرے مولیٰ میرے آقا میرے مولیٰ

محمد رسول الله محمد رسول الله
محمد رسول الله محمد رسول الله

وَجِبْـرِيْـلٌ رَسُـوْلُ الـلّٰـهِ فِيْنَـا
وَرُوْحُ الْـقُـدُسِ لَيْسَ لَـهُ كِفَـاءُ
وَقَـالَ الـلّٰـهُ قَدْ اَرْسَلْتُ عَبْدًا
يَـقُـوْلُ الْـحَـقَّ إنْ نَّـفَـعَ الْبَلَاءُ

شَهِدُت بِهٖ فَقُوُمُوا صَدِّقُوُهُ
وَقُلُتُمُ لا نَقُوُمُ وَلا نَشَاءُ
وَقَالَ اللّٰهُ قَدُ يَسَّرُتُ جُنُدًا
هُمُ الأَنُصَارُ عُرُضَتُهَا اللِّقَاءُ
لَنَا فِي كُلِّ يَوُمٍ مِّن مَّعَدٍّ
سِبَابٌ أَوُ قِتَالٌ أوُ هِجَاءُ
فَنُحُكُمُ بِالُقَوَا فِيُ مَن هَجَانَا
وَنَضُرِبُ حِيُنَ تَخُتَلِطُ الدِّمَاءُ

فرشتہ ایک اللہ کی طرف سے ہم میں حاضر ہے
خدا کے حکم سے جبریل بھی اِک فردِ لشکر ہے
سپہ سالار اور قائد ہمارے ہیں رسول اللہ ﷺ
مقابل ان کے آؤ گے ملے گی ذلت کبریٰ
ہمیں فضلِ خدا سے مل چکی ایماں کی دولت ہے
ملی دعوت تمہیں پر سرکشی تم سب کی فطرت ہے
سنو اے لشکرِ کفار ہے اللہ غنی تم سے
لیا تحفیظِ دیں کا کام ہے اللہ نے ہم سے
لڑائی اور مدح و ذم میں بھی ہم کو مہارت ہے
قبیلہ معد سے ہر روز لڑنا طرز و عادت ہے
زبانی جنگ میں شعر و قوافی خوب کہتے ہیں
لڑائی جب بھی لڑتے ہیں لہُو دشمن کے بہتے ہیں
میرے آقا میرے مولیٰ میرے آقا میرے مولیٰ
میرے آقا میرے مولیٰ میرے آقا میرے مولیٰ
محمد رسول اللہ محمد رسول اللہ
محمد رسول اللہ محمد رسول اللہ

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ
وَعِنْدَاللّٰهِ فِیْ ذَاکَ الْجَزَاءُ
أَتَهْجُوْهُ وَلَسْتَ لَهُ بِکُفْءٍ
فَشَرُّ کُمَا لِخَيْرِ کُمَا الْفِدَاءُ
هَجَوْتَ مُبَارِکاً بَرًّا حَنِيْفًا
أَمِيْنَ اللّٰهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ
فَمَنْ يَّهْجُو رَسُولَ اللّٰهِ مِنْکُمْ
وَيَمْدَحُهُ وَيَنْصُرُهُ سَوَاءُ
فَاِنَّ أَبِیْ وَوَالِدِهٗ وَعِرْضِیْ
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْکُمْ وِقَاءُ
فِامَّا تَثْقَفَنَّ بَنُوْلُوَیٔ
جُزَيْمَةَ إِنَّ قَتْلَهُمْ شِفَاءُ
لِسَانِیْ صَارِمٌ لَا عَيْبَ فِيْهِ
وَبَحْرِی لَا تُکَدِّرُهُ الدِّلَاءُ

محمد ﷺ کے تقدس پر زبانیں جو نکالیں گے
خدا کے حکم سے ایسی زبانیں کھینچ ڈالیں گے
کہاں رفعت محمد ﷺ کی کہاں تیری حقیقت ہے
شرارت ہی شرارت بس تیری بے چین فطرت ہے
مذمت کر رہا ہے تو شرافت کے مسیحا کی
امانت کے دیانت کے صداقت کے مسیحا کی
اگر گستاخی ناموس احمدؐ کر چکے ہو تم
تو اپنی زندگی سے قبل ہی بس مر چکے ہو تم
مرا سامان جان و تن فدا ان کی رفاقت پر
مرے ماں باپ ہو جائیں نثار ان کی محبت پر

زباں رکھتا ہوں ایسی جس کو سب تلوار کہتے ہیں
مرے اشعار کو اہلِ جہاں ابحار کہتے ہیں
میرے آقا میرے مولیٰ میرے آقا میرے مولیٰ
میرے آقا میرے مولیٰ میرے آقا میرے مولیٰ

محمد رسول الله محمد رسول الله
محمد رسول الله محمد رسول الله
واحسن منک لم ترئ قط عین
وأجمل منک لم تلدا السناء
خلقت مبرا من کل عیب
کانک قد خلقت کماتشاء

العبدالضعیف: انس یونس عفی عنہ
اُردو شاعری: عبدالسمیع ارشد

دربار میں حاضر ہے اِک بندۂ آوارہ

دربار میں حاضر ہے اِک بندۂ آوارہ
آج اپنی خطاؤں کا لادے ہوئے پشتارا

سرگشتۂ و درماندہ بے ہمت و ناکارا
وارفتۂ و سرگرداں بے مایۂ و بے چارا
شیطان کا ستم خوردہ اس نفس کا دُکھیارا
ہر سمت سے غفلت کا گھیرے ہوئے اندھیارا
آج اپنی خطاؤں کا لادے ہوئے پشتارا

دربار میں حاضر ہے اِک بندۂ آوارہ

جذبات کی موجوں میں لفظوں کی زباں گُم ہے
عالم ہے تحیر کا یارائے بیاں گم ہے
مضمون جو سوچا تھا کیا جانے کہاں گم ہے
آنکھوں میں بھی اشکوں کا اب نام ونشاں گم ہے
سینے میں سلگتا ہے رہ رہ کے اِک انگارا

دربار میں حاضر ہے اِک بندۂ آوارہ

آیا ہوں تیرے در پر خاموش نوا لے کر
نیکی سے تہی دامن انبار خطا لے کر
لیکن تیری چوکھٹ سے اُمید سخا لے کر
اعمال کی ظلمت میں توبہ کی ضیاء لے کر

سینے میں طلاطم ہے دل شرم سے صد پارا

دربار میں حاضر ہے اِک بندۂ آوارہ

آج اپنی خطاؤں کا لادے ہوئے پشتارا

اُمید کا مرکز یہ رحمت سے بھرا گھر ہے
اس گھر کا ہر اِک ذرہ رشک مہ و اختر ہے
محروم نہیں کوئی جس در سے یہ وہ در ہے
جو اس کا بھکاری ہے قسمت کا سکندر ہے
یہ نور کا قلزم ہے یہ امن کا فوارا

دربار میں حاضر ہے اِک بندۂ آوارہ

یہ کعبہ کرشمہ ہے یارب تیری قدرت کا
ہر لمحہ یہاں جاری میزاب ہے رحمت کا
ہر آن برستا ہے ہُن تیری سخاوت کا
مظہر ہے یہ بندوں سے خالق کی محبت کا
اس عالم ہستی میں عظمت کا یہ جو بارہ

دربار میں حاضر ہے اِک بندۂ آوارہ

یارب مجھے دنیا میں جینے کا قرینہ دے
میرے دلِ ویراں کو اُلفت کا خزینہ دے
سیلابِ معاصی میں طاعت کا سفینہ دے
ہستی کے اندھیروں کو انوارِ مدینہ دے
پھر دھر میں پھیلا دے ایمان کا اُجیارا

دربار میں حاضر ہے اِک بندۂ آوارہ

یارب میری ہستی پر کچھ خاص کرم فرما
بخشے ہوئے بندوں میں مجھ کو بھی رقم فرما
بھٹکے ہوئے راہی کا رُخ سوئے حرم فرما
دنیا کو اطاعت سے گلزارِ ارم فرما
کردے میرے ماضی کے ہر سانس کا کفارہ

دربار میں حاضر ہے اِک بندۂ آوارہ
آج اپنی خطاؤں کا لادے ہوئے پشتارا

میرے استاذ شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب، اطال اللہ عمرہٗ

اللہ اللہ جانِ جاناں

اللّٰہ اللّٰہ جانِ جاناں

اللّٰہ اللّٰہ جانِ جاناں

اللہ اللہ جانِ جاناں کا پیام آ ہی گیا

لطف کا پروانہ اِک دن میرے نام آ ہی گیا

جذبہء بے اختیار شوق کام آ ہی گیا

اِک فقیر بے نوا تک دورِ جام آ ہی گیا

اللّٰہ اللّٰہ جانِ جاناں

اللّٰہ اللّٰہ جانِ جاناں

عاجز و درماندہ سر تا پاشکستہ ہائے ہائے

رفتہ رفتہ تا درِ بیت الحرام آ ہی گیا

آب ِ حیواں کی تمنا تھی سو پوری ہو گئی

چشمہء زمزم پہ آخر تشنہ کام آ ہی گیا

اللّٰہ اللّٰہ جانِ جاناں

اللّٰہ اللّٰہ جانِ جاناں

اپنے ارماں پورے کر لے خوب جی بھر کر یہاں

اے دلِ بے تاب لے تیرا مقام آ ہی گیا

میری جاں جس پر فدا کون و مکاں جس پر نثار
سامنے وہ روضہء خیر الانام آ ہی گیا
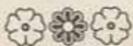
اللّٰہ اللّٰہ جانِ جاناں
اللّٰہ اللّٰہ جانِ جاناں

ان کی یہ ذرّہ نوازی ان کا یہ جود و کرم
بارگاہ قدس میں بہر سلام آ ہی گیا
حاضری اب ہو رہی ہے سال کے بعد اے نفیسؔ
صبح کا بھولا ہوا گھر شام اپنے آ گیا

اللہ اللہ جانِ جاناں کا پیام آ ہی گیا
لطف کا پروانہ اِک دن میرے نام آ ہی گیا

حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

رُخ مصطفیٰ ﷺ کو دیکھا

رُخِ مصطفیٰ ﷺ کو دیکھا تو دیوں نے جلنا سیکھا
یہ کرم ہے مصطفیٰ ﷺ کا شبِ غم نے ڈھلنا سیکھا

یہ زمیں رُکی ہوئی تھی یہ فلک تھما ہوا تھا
چلے جب میرے محمد ﷺ تو جہاں نے چلنا سیکھا

بڑا خوش نصیب ہوں میں یہ میری خوش نصیبی دیکھو
شہ انبیاء کے ٹکڑوں پہ ہے میں نے پلنا سیکھا

میں گرا نہیں جو اب تک یہ کمالِ مصطفیٰ ﷺ ہے
میری ذات نے نبی سے ہے سدا سنبھلنا سیکھا

میرا دل بڑا ہی بے حس تھا کبھی نہیں یہ تڑپا
سنی نعت جب نبی کی تو یہ دل مچلنا سیکھا

میں تلاش میں تھا رب کی کہاں ڈھونڈتا میں اس کو
لیا نام جب نبی ﷺ کا تو خدا سے ملنا سیکھا

میں رہا خلش مظفر درِ پاک مصطفیٰ ﷺ پر
میرے جذبے عاشقی نے کہاں گھر بدلنا سیکھا

جناب مظفر صاحب
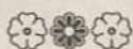
تیرے پاک نام پہ اے

تیرے پاک نام پہ اے خدا　　میرا تن فدا میرا من فدا
میری روح فدا میری جان فدا　　میرے باپ اور میری ماں فدا
تیری بندگی میری آرزو
اللہ جل جلالہ اللہ جل جلالہ

تیرے در پہ لاکھوں اغنیاء　　تیرے در پہ لاکھوں بادشاہ
وہ جو گڑگڑاتے رہے سدا　　تیرا بھید پھر بھی نہ کھل سکا
تو ہی جانتا ہے کیا ہے تُو
اللہ جل جلالۂ اللہ جل جلالۂ

تیرا ایک ہی دستور ہے　　تو نہاں ہے تو ستور ہے
ہاں اتنی بات ضرور ہے　　تو ضرور ہے تو ضرور ہے
نہ نگاہ کرم کی پھیر تو
اللہ جل جلالۂ اللہ جل جلالۂ

تو جلال ہے تو کمال ہے　　تو کمال ہے لازوال ہے
نہیں تیرا اہل و عیال ہے　　نہیں تیری کوئی مثال ہے
تُو ہے اپنی آپ مثال تُو
اللہ جل جلالۂ اللہ جل جلالۂ

تو رشید ہے تو مجیب ہے   تو رقیب ہے تو منیب ہے
تیرے بعد تیرا حبیب ہے   جو طبیب ہے جو خطیب ہے

تیری رحمتیں میری آرزو
اللہ جل جلالہٗ اللہ جل جلالہٗ

تو رحمٰن ہے منان ہے   تیری سب سے اُونچی شان ہے
کُلٌ من علیہا فان ہے   تو سب کا ہی رحمٰن ہے

اس جگہ کا ہے آقا تو
اللہ جل جلالہٗ اللہ جل جلالہٗ

میرا اس طرح سے حساب ہو   میرے لب پہ نعت جناب ہو
نہ عذاب ہو نہ عتاب ہو   میرے سیدھے ہاتھ کتاب ہو

رہے روبرو میرے ہوبہو
اللہ جل جلالہٗ اللہ جل جلالہٗ

حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

❀❀❀

حلیہ شریف سرورِ دوعالم ﷺ

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ

يَرْجُوْا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ؕ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

صَلّٰى عَلَيْهِ اِلٰهُنَا صَلّٰى عَلَيْهِ اِلٰهُنَا

میرے نبیؐ پیارے نبیؐ میرے نبیؐ پیارے نبیؐ

میرے نبیؐ پیارے نبیؐ میرے نبیؐ پیارے نبیؐ

وہ راحت تسکین جاں وہ قابل صد احترام

ان پر خدا کی رحمتیں اُن پر کروڑوں ہوں سلام

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

قَرَنَ الْمَلَاحَةَ طِيْنُهُ وَالْحُسْنُ صَبَارَ قَرِيْنُهُ

صَادَ الْقُلُوْبَ جَمَالُهُ شَاعَ الْاٰفَاقَ جَلَالُهُ

وَالْبَدْرُ يَقْصُرُ نُوْرَهُ اِذْمَا اسْتَبَانَ ظُهُوْرُهُ

مَرْبُوْعٌ قَدٍّ كَانَهُ وَاللّٰهُ أَعْظَمَ شَانَهُ

لٰكِنْ يُطَاوِلُ جَارَهُ وَهُوَا الْمُفِيْضُ بِحَارَهُ

اِذْمَا يُمَاشِيْهِ اَحَدٌ قَدْ كَانَ يُعْلِيْهِ الصَّمَدُ

وَالْعَظْمُ كَانَ لِهَامَتِهٖ وَالْحُسْنُ كَانَ لِقَامَتِهٖ

كَالَّيْلِ سُوْدٌ شَعْرُهُ فَاضَ الْعَجَائِبَ بَحْرُهُ

شَعْرُ الْحَبِيْبِ تَكَثَّراً رَجُلاً مَلِيْحًا فِيْ الْوَرَىٰ
شَعْرٌ مَشِيْطٌ لاَقَطِطٍ سُوْدَ دوَّدُوْدَ لاَسَبِطٌ
اِزْمَايُوَفَرْجُمَّتَهٗ لَيْسَتْ تَجَاوِزُ شَحْمَتَهٗ
قَدْ كَانَ اَزْهَرَ لَوْنُهٗ وَهُوَ الْمُبَارَكُ كَوْنُهٗ
صلی اللہ علیہ الہُنا صلی علیہ الہُنا

ابن ہاشم بدر عالم مہبط حسن جہاں
ظاہری و باطنی اخلاق میں ہے عالی شان
قد میانہ خوبصورت جسم لاثانی حسیں
ان کے جلوؤں میں تھی پیہم چاند کی روشن جبیں
تھی سخاوت ان کی فطرت فقر کے ہوتے ہوئے
وہ بلند رہتے تھے ہمراہی سے یوں چلتے ہوئے
تھے بزرگی کے ستارے ان کے ماتھے پر عیاں
ان کی زُلفیں تھیں شب دیجور کی مانند نہاں
منفرد خمدار لمبی اور ملائم تھی گھنی
گھنگھریالی اور حسین جن سے چمکتی چاندنی
کان کی لَو سے نہ بڑھتی جب بھی لٹکائی گئیں
ان کے آگے شمس کی کرنیں بجھی پائی گئیں
ان پہ بارش رحمت باری کی ہو میری دُعا
ہو نصیب ان کی سفارش مجھ کو بس روزِ جزا

لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ

میرے نبی پیارے نبی میرے نبی پیارے نبی

عَظُمَتْ رَوُسُ عِظَامِہٖ — کَمُلَتْ وَجُوهُ مَرَامٖ
کَالْخَطِّ تَجْرِی شَعْرُهٗ — اَعْلٰی حِدُوْدِہٖ نَحْرُهٗ
اَسْفَلُ حُدُوْدِہٖ سُرَّةٌ — لِلنَّاظِرِيْنَ مَسَرَّةٌ
اَلْمَنْكِبَانِ وَصَدْرُهٗ — عُرِضَتْ وَ رُفِعَتْ قَدْرُهٗ
بِالشَّعْرِ زُيِّنَ صَدْرُهٗ — لَا كُلُّهٗ بَلْ صَدْرُهٗ
أُيْضًا ذِرَاعَاهُ بِہٖ — وَالْمَنْكِبَانِ بِسِرِّہٖ
عَيْنَاهُ صَادَ قُلُوْبَنَا — اَللَّحظُ صَارَ طُلُوبنَا
كَمُلَ السُّوادُ سُوَادُهَا — لِلْحَاسِدِيْنِ حِسَادُهَا
اَلْعَيْنَ عَيْنٌ فِی النَّظَر — بَلْ كَانَ عَيْنًا ذَا الْقَدَر
عَيْنٌ مُضِیٌّ مُرْتَفِع — عَيْنٌ مَلِنیٌّ مُشَفِّعُ
اَلْعَيْنُ تَنْفَعُ فِی الثَّرٰی — عَيْنَاهُ حَسَّنتَ الْوَرٰی

صلی علیه الهُنا صلی علیه الهُنا

ان کے چہرے پر وجاہت رب نے کر دی تھی ثبت
ان کے سینے پر جڑی بالوں کی تھی اِک مثل خط
بال سیدھے ان کے سینے پر بڑے تھے منفرد
خوبرو سینہ وسیع و معتدل اور معتمد
صدر اقدس تھا حسین بالوں کی جھالر سے بھرا
کان اور بازو کو بھی بالوں نے تھا اِک رنگ دیا
ان کی آنکھیں اہلِ دل کے قلب کو گھائل کریں
نظر کے میلان سے اصحاب کو کائل کریں
چشمۂ اطہر جھیل سی محسوس ہوتی تھی جمیل

حُسن میں تبدیل تھی آقا کی یوں ذات جلیل

نظر انسانوں کو کر دیتی تھی ان کی باکمال

چشمۂ شفاف جیسے ارض کردے پُر جمال

ان پہ بارش رحمت باری کی ہو میری دُعا

ہو نصیب ان کی سفارش مجھ کو بس روزِ جزا

لا اله الا الله محمد رسول الله

أَيُضًا بَيَاضُهُ قَدُ كَمُلُ وَالُحُسُنُ فِيُهِ مُشُتَمِلُ

قَدُشَاعَ فِيُهَا حُمُرَة لِلنَّاظِرِيُنَ مَسَرَّةٌ

لِلُجُودِ وَسَّعَ كَفَّهُ عَنُ كُلِّ بُخُلٍ كَفَّهُ

قَدُمَاهُ أَيُضًا وَسِعًا فِى الُعَرُشِ لَيُلاً رُّفُعَا

مِنُ تَحُتِ كَانَتُ رِفُعَةٌ وَلِعِيُنِ ذَاتِهِ رِفُعَةٌ

اِنُ كَانَ يَمُشِى يَبُتَدِرُ فَكَأَنَّ صَبَبًا يَّنُحَدِر

قَدُ كَانَ ابيَضَ مَشُرَبًا وَلِعُاشِقِيُهِ مِطُرَبًا

بِالُوَسِعُ كَانَ جَنِينُهُ فِى الُعِشُقِ كَانَ حَبِيُنُهُ

كَالُقَوُسِ كَانَ حَوَاجِبُهُ قَدُ كَانَ يَفُرَحُ خَاطِبُه

كَانَتُ سَوَابِعَ تَنُفَصِلُ لَيُسَتُ تُقَارِنُ تتَّصِل

عِرُقٌ تَبَارَكَ شَانَهُ فِى الُبَيُنِ كَانَ مَكَانُهُ

كَانَتُ تَدِرُّ بِعخيُظِهٖ لَاُفِىُ مَلاَحَةِ فِيُضِهٖ

صلی علیه الهُنا صلی علیه الهُنا

حسن کی تصویر چہرے پر سفیدی تھی عجیب

تھی گلابی رنگ کی آمیزش ہر اِک رنگ سے قریب

تھے کشادہ ہاتھ ان کے بخل سے محفوظ
وسعتِ ظرفی سے سارے یار بھی محفوظ تھے
مسکراتی تھی بزرگی اُن کے قدموں کے تلے
تھا جُھکاؤ چال میں جب بھی کبھی حضرت چلے
عاشق ان کے جسم کو اُلفت میں ڈُوبا دیکھتے
عشق میں اللہ کے آقا کو روتا دیکھتے
وہ خوشی محسوس کرتا جو بھی ملتا تھا کبھی
غیر یا اپنا پھر ان کا نغمہ پڑھتا تھا کبھی
رگ پھڑکتی بیچ ماتھے کے وہ جب غصہ کریں
عام حالت میں لکیریں کچھ نہ ماتھے پر پڑیں
ان پر بارش رحمت باری کی ہو میری دُعا
ہو نصیب ان کی سفارش مجھ کو بس روزِ جزا

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

میرے نبی پیارے نبی میرے نبی پیارے نبی

وَالْاَنُفُ حَسُّنَتُ ذَاتُهَا — اَقُنَى اَشَمٌّ صِفَاتُهَا
عرنِيُنُهَا قَد اِرُتَفِعُ — وَالسَّمُعُ مِثُلُهٗ مَاسمع
يَعُلَوه نُوُرٌ بِالُيَقِيُنِ — لَسَبٰى قُلُوُبَ الُعَاشِقِيُنَ
قَدُ فَاُقَ لَحِيُتُهٗ اللُّحٰى — اَنُوَارُهَا نُوُرُ الدُّجٰى
كَثُ الُمَحَاسِنِ نِعُمَة — وَلِكُلِّ نَفُسٍ رَّحُمَةٌ
قَدُ كَانَ خَدَّاه السَّهُلَ — وَالنُّوُرِ بِهِمَا قَدُ نَزَلُ

كَمُلَ الْمَحَاسِنُ فِیْ فَمِهٖ مَلَا الْوَرَی بِمُکَارِمِهٖ

فِیْ فِیْهِ کَانَتْ وُسْعَةٌ فِیْ کُلِّ لَفْظِهٖ نِعْمَةٌ

أَسْنَانُهٗ قَدْ اِنْفَرَجْ وَالنُّوْرُ فِیْهَا اُمْتَزَجْ

فَلَقَ الْخَلَائِقَ جِیْدُهٗ فِی الْحُسْنِ کَانَ مَزِیْدُهٗ

کَانَتْ صَفَاء کَفِضَّةٍ فِیْهَا قَلَائِدُ عِزَّةٍ

قَدْ اُحْکِمَتْ أَعْضَائُهٗ قَدْ اُتْلِفَتْ أَعْدَاءُهٗ

صلی علیه الهُنا صلی علیه الهُنا

ناک ان کی تھی بلند باریک اور لمبی حسن
حسن قدرت نے بنایا ایسے جیسے نازنین
عاشق اس پہ دیکھتے تھے نور کی اِک کہکشاں
دیکھ کر داڑھی سبھی مبہوط ہو جاتے وہاں
نرم و نازک اور درخشندہ تھے رُخسارِ کریم
جن کا زیور تھی میرے آقا کی بس ریشِ عظیم
تھا دھان احمد مرسل خدا کی اِک عطا
معتدل اور تھا کشادہ بے نظیر و باصفا
دانت ان کے پُرکشش روشن تھے اور تھے پُرضیاء
تھی بلند گردن ادب سے دیکھتے تھے سب کھڑا
جیسے چاندی پر ضیاء ہے وہ چمکتی تھی یونہی
تھے چٹانوں کی طرح اعضاء مثال روشنی
ان پہ بارش رحمت باری کی ہو میری دُعا
ہو نصیب ان کی سفارش مجھ کو بس روزِ جزا

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

میرے نبی پیارے نبی میرے نبی پیارے نبی

أَلْمَاءُ يَنْبُعُ عَنْهُمَا   قَدْ كَانَ وَطْئُهٗ مَرْحَمًا

وَالْمَشْيُ كَانَ تَكْفِيًا   لِلْحُسْنِ كَانَ مُوَفِّيًا

قَدْ طَالَ زَنْدُ حَبِيْبِنَا   مِنْهُ صَلَاحُ قُلُوْبِنَا

قَدْ كَانَ خَلْقُهٗ يَعْتَدِلُ   وَالْحُسْنُ فِيْهِ مُشْتَمِلُ

لَيْسَ الْهُزَالُ بِوَصْفِهٖ   لَاشَحْمَ فِيْهِ بِوَصْفِهٖ

وَالْهَاشِمِي مُتَكَلِّمٌ   مِنْ هِجْرِهٖ مُتَأَلِّمٌ

عَنْ دَرْكِ وَصْفِهٖ جَاهِلٌ   وَبِقَصْرِ فَهْمِهٖ قَائِلٌ

أَللّٰهُ يَعْلَمُ شَانَهٗ   وَهُوَ الْعَلِيْمُ بَيَانَهٗ

يَارَبِّ صَحِّحْ سُقْمَهٗ   بِالْفَضْلِ دَمِّرْ جُرْمَهٗ

صلی علیہ الہنا صلی علیہ الہنا

چال میں تھی مہربانی اور شتابی کی جھلک
معتمد جامع مکمل پختگی کی تھی چمک
ابن عبداللہ ارادے کے بڑے مضبوط تھے
اعتدال و عزم میں وہ فاتح طاغوت تھے
ان کی فطرت میں توسط فربہی نہ لاغری
دور تھے افراط اور تفریط سے وہ ہر گھڑی
ہاشمی ان کی جدائی سے بڑا بے تاب ہے
اس کا آقا عظمت و رفعت کا اِک مہتاب ہے

عظمتِ آقا سے واقف ہے فقط میرا خدا
جس نے آقا کو کیے اوصاف رفعت ہیں عطا
ان پہ بارش رحمت ِ باری کی ہو میری دُعا
ہو نصیب ان کی سفارش مجھ کو بس روزِ جزا

لا اله الا الله محمد رسول الله

میرے نبی پیارے نبی میرے نبی پیارے نبی

العبدالضعیف انس یونس غفرلہٗ

اُردو شاعری مولوی عبدالسمیع ارشد

پیارا پیارا اسی کا ہے نام

پیارا پیارا اسی کا ہے نام اللہ ہو
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

دل میرا گدگداتی رہی آرزو
آنکھیں پھر پھر کے کرتی رہیں جستجو
عرش تا فرش ڈھونڈ آیا میں تجھ کو تو
نکلا اقرباز جبل وریدے گلو
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

طائرانِ چمن کی چہک وحدہٗ
نغمہ بلبل کا ہے لاشریک لہٗ
قمریوں کا ترانہ ہے لاغیرہ
زمزمہ طوطی کا ھو و ھو ھو وھو
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

شاہدانِ چمن میں لب آب جو
آب ِ گل سے نہا کر کے تازہ وضو
حلقہء ذکر گل کے کیا رُوبرو
اور لگانے لگے دم بدم ضرب ہُو
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

مجھ کو در در پھراتی رہی آرزُو
ٹوٹے پائے طلب تھک رہی جستجو

ڈھونڈتا میں پھرا کوبکو چارسُو
تھا رگِ جاں سے نزدیک تر دل میں تُو

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

کون تھا جس نے سبحانی فرما دیا
اور مااعظم شانی کس نے کہا

بایزید اور بسطام میں کون تھا
کب اناالحق تھی منصور کی گفتگو

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

پوچھا گل سے یہ میں نے کہ اے خوبرو
تجھ میں آئی کہاں سے نزاکت کی خو

یاد میں کس کی ہنستا مہکتا ہے تُو
ہنس کے بولا کہ اے طالبِ رنگ بو

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض کی میں نے سنبل سے اے خشک بو
صبح کو کر کے شبنم سے تازہ وضو

جھوم کر کون سا ذکر کرتا ہے تُو
سن کے کرنے لگا دم بدم ذکر ہُو

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

جب کہا میں نے بلبل سے اے خوش گلو
کیوں چمن میں چہکتا ہے تُو چارسُو
دیکھ کر گل کسے یاد کرتا ہے تُو
وجد میں بول اُٹھا وحدہ وحدہ
اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ

میں نے قمری سے کی جا کے یہ گفتگو
گاتی رہتی ہے کُوکُو تو کیوں کُوبکُو
ڈھونڈتی ہے کسے کس کی ہے آرزُو
بولی سن میرا نغمہ ہے حق سُرہٗ
اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ

آ کے جگنو جو چمکا میرے رُوبرُو
عرض کی میں نے اے شاہد شعلہ رُو
کس کی طلعت ہے تو کس کو جلوہ ہے تو
یہ کہا جس کو جلوہ ہے ہر چار سُو
اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ
پیارا پیارا اسی کا ہے نام اللّٰہ ہو
اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ

ہم ہیں نثار سارے

ہم ہیں نثار سارے ان کی اُلفت پر ہم ہیں قربان سارے ان کی عظمت پر

یارب صل وسلم دائماً ابدا علی حبیبک طٰہٰ سید الرسل

ادا کیونکر کریں اور کس زباں سے شکر ہم تیرا
کہ تو نے اس نبی کی ہم کو اُمت میں کیا پیدا
وہ کملی اوڑھنے والا فقیری پہ جو نازاں تھا
گدا تھے جس کے کوچے کے سکندر قیصر و کسریٰ
گدائی جس کے گھر کی بادشاہی سے بھی بہتر تھی
زمیں جس شاہ کے کوچے کی رشک قصرِ قیصر تھی
ہم ہیں نثار سارے ان کی اُلفت پر
ہم ہیں قربان سارے ان کی عظمت پر

یارب صل وسلم دائماً ابدا علی حبیبک طٰہٰ سید الرسل

رسل نے اُمتی ہونے کے جس کی آرزو کی ہو
لقب محبوب دے کر حق نے جس کی آبرو کی ہو
قدم بوسی کی جس کے آسمان نے آرزُو کی ہو
بلا کر عرش پر جس سے خدا نے گفتگو کی ہو
وہ شاہ دو جہاں لولاک کی پوشاک تھی جس کی
فقیر ایسا کی ادنیٰ ملک ہفت افلاک تھی جس کی

ہم ہیں نثار سارے ان کی اُلفت پر ہم ہیں قربان سارے ان کی عظمت پر

یارب صل وسلم دائماً ابدا علی حبیبک طٰہٰ سید الرسل

سرِ فاراں چمکا تھا جو خورشید جہاں ہو کر

بتائی راہ جس نے راہنمائے گمرہاں ہو کر

گیا تھا عرشِ اعظم پر جو حق کا مہماں ہو کر

شرف پایا تھا جس نے انبیاء میں آسماں ہو کر

رہی شیدا چمن پر جس کے فضل بے خزاں برسوں

قدم چوما کیا جس کی زمین کے آسماں برسوں

ہم ہیں نثار سارے ان کی اُلفت پر ہم ہیں قربان سارے ان کی عظمت پر

یارب صل وسلم دائماً ابدا علی حبیبک طٰہٰ سید الرسل

حضرت مولانا قاری طیب صاحبؒ

فیضانِ مدینہ

ساحل سے لگے کبھی میرا بھی سفینہ
دیکھیں گے کبھی شوق سے مکہ و مدینہ

مؤمن جو فدا نقش کفِ پائے نبی ہو
ہو زیرِ قدم آج بھی عالم کا خزینہ

گر سنت نبوی کی کرے پیروی اُمت
طوفاں سے نکل جائے گا پھر اس کا سفینہ

یہ دولت ایماں جو ملی سارے جہاں کو
فیضانِ مدینہ ہے یہ فیضانِ مدینہ

جو قلب پریشاں تھا سدا رنج و الم سے
فیضانِ نبوت سے ملا اس کو سکینہ

اے ختم رسل کتنے بشر آپ کے صدقے
ہر شر سے ہوئے پاک بنے مثلِ نگینہ
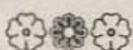
صدقے میں تیرے ہو گیا وہ رہبر اُمت
جو کفر کی ظلمت میں تھا اِک عبد کمینہ

اے صلِ علیٰ آپ کا فیضانِ رسالت
جو مثلِ حجر تھا وہ ہوا رشکِ نگینہ

جو کفر کی ظلمات سے تھا ننگِ خلائق
ہے نورِ ولایت سے منور وہی سینہ

اختر کی زباں اور شرف نعت محمد ﷺ
اللہ کا احسان ہے بے خون و پسینہ

ساحل سے لگے گا کبھی میرا بھی سفینہ
دیکھیں گے کبھی شوق سے مکہ و مدینہ

عارف باللہ شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم العالیہ

❀❀❀

قسمت سے مل گئی

قسمت سے مل گئی ہے قیادت حضور ﷺ کی
اللہ کا کرم ہے عنایت حضور ﷺ کی
بھر لی ہے ہر گدا نے سعادت سے جھولیاں
نگری رہے ہمیشہ سلامت حضور ﷺ کی

کیا سبز سبز گنبد کیا خوب ہیں نظارے
ہے کس قدر سہانی یہ جالی پیاری پیاری
اللہ نے بلا کے مدینہ دِکھا دیا
ہو گی مجھے نصیب شفاعت حضور ﷺ کی

رب کریم شان کریمی کا واسطہ
جنت میں ہو نصیب رفاقت حضور ﷺ کی

قیامت میں سرکار آئیں تو میں قدموں میں گروں
گر فرشتے بھی اُٹھائیں تو میں ان سے یہ کہوں
اب تو پائے نعل سے میں اے فرشتو کیوں اُٹھوں
مر کے میں پہنچا یہاں اس دِلربا کے واسطے

یارب دکھا دے آج کی شب جلوہِ حبیب ﷺ
اِک بار تو عطاء ہو زیارت حضور ﷺ کی
اپنی بدحالی سے یہ کہتے بھی شرماتے ہیں ہم
جا پڑے قدموں میں ان کے جن کے کہلاتے ہیں ہم

آپ کا جب ذکر چھڑتا ہے کسی عنوان سے
گوش بر آواز بزم دوجہاں پاتے ہیں ہم
حاتم کا ذکر کیا وہ زمانہ گزر گیا
جاری ہے آج تک بھی سخاوت حضور ﷺ کی

قرباں ہم اس پہ وہ ہمیں محبوب کیوں نہ ہو
ایمان ہے خدا پہ امانت حضور ﷺ کی
کوئی عالم ہو انہی کا نام ہو وردِ زباں
ایک نغمہ ہے جسے ہر ساز پہ گاتے ہیں ہم

زندگی کی ہر کٹھن منزل میں جب بھی دیکھئے
آپ کے نقشِ قدم کو راہنما پاتے ہیں ہم
بوبکرؓ اور عمرؓ پہ یہ انعام ختم ہے
ہر آن مل رہی ہے سعادت حضور ﷺ کی

کیفی خدا نصیب کرے اپنے فضل سے
اُلفت کے ساتھ ساتھ اطاعت حضور ﷺ کی
قسمت سے مل گئی ہے قیادت حضور ﷺ کی
اللہ کا کرم ہے عنایت حضور ﷺ کی

حضرت جناب زکی کیفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اللہ بہت بڑا ہے

گر وقت آ پڑا ہے مایوس کیوں کھڑا ہے
اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

مانا کہ ظلمتوں کے ہر سمت ہیں بسیرے
لیکن کبھی تو ہوں گے انصاف کے سویرے
مہکیں گے غنچے گل پھل چہکے گی کوئی بلبل
حالات کی صدا ہے اللہ بہت بڑا ہے

سنگلاخ وادیوں میں وہ دیکھ گر نظر ہے
چھری تلے پسر ہے اِک خواب کا اثر ہے
چھری نہیں چلی کیوں گردن نہیں کٹی کیوں
کس کا حکم چلا ہے اللہ بہت بڑا ہے

کبر و جبر کے بت یہ جو سامنے کھڑے ہیں
پانی کے بُلبُلے ہیں بس نام کے بڑے ہیں
اِک کُن کی مار ہیں یہ جتنے گوار ہیں یہ
تاریخی سلسلہ ہے اللہ بہت بڑا ہے

یہ خون بے کسوں کا جائے گا رائیگاں نہ
ہم دیکھیں یا نہ دیکھیں دیکھے گا یہ زمانہ
اُٹھے گی کوئی چنگاری آئے گی ان کی باری
قدرت کا فیصلہ ہے اللہ بہت بڑا ہے

ان آندھیوں کا جھکڑ جتنا بھی یاں چلے گا
اسلام کا نشیمن قطعاً بھی نہ مٹے گا
حق کا علم کبھی بھی باطل سے نہ جُھکے گا
تاریخ بھی گواہ ہے اللہ بہت بڑا ہے

جیلیں ستم گروں کی اور شاطروں کی چالیں
ایسا نہ ہو سکے گا مقصود اپنا لیں
دشمن کے سارے حربے ایمان کو آزمالیں
حق تو ڈٹا ہوا ہے اللہ بہت بڑا ہے

گر وقت آ پڑا ہے مایوس کیوں کھڑا ہے
اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

حضرت جناب مفتی سعید ارشد صاحب اطال العلمرہ

قصیدہ حدود اللہ

حدود اللہ حدود اللہ حدود اللہ حدود اللہ
حدود اللہ کی حرمت میرا دیں ہے میرا ایماں
حدود اللہ میرا قرآں حدود اللہ میرا فرقاں
حدود اللہ حدود اللہ حدود اللہ حدود اللہ

صَفَحْنَا عَنْ أَخِي ضُلْمًا
وَقُلْنَا الْقَوْمُ إِخْوَانٌ
عَسَى الْأَيَّامُ اَنْ يَّرْجِعْنَ
قَوْمًا كَالَّذِيْ كَانُوا
فَلَمَّا صَرَّحَ الشَّرُ
وَاَمْسَى وَهُوَ عُرْيَانُ
وَلَمْ يَبْقَ سِوَى الْعُدْوَانِ
دِنَّاهُمْ كَمَا دَانُوا
مَشَيْنَا مِشْيَةَ اللَّيْثِ
غَدَاوَ اللَّيْثُ غَضْبَانُ
بِضَرْبٍ فِيْهِ تَوْهِيْنٌ
وَتَخْضِيْعٌ وَاِقْرَانٌ

وَطَعْنٍ کَفَمِ الزِّقِّ

غَدَا وَالزِّقُّ مَلآنٌ

وَبَعْضُ الْحِلْمِ عِنْدَ الجَهْلِ

لِلذِّلَّةِ اِذْعَانٌ

وَفِیْ الشَّرِ نَجَاةٌ

حِیْنَ لاَ یُنْجِیْکَ اِحْسَانُ

حدود اللہ حدود اللہ حدود اللہ حدود اللہ

حدود اللہ کی حرمت میرا دیں ہے میرا ایماں

بھلا چاہا مظالم سہہ کے ہم نے اہلِ سطوت کا

کہا بھائی کیا شکوہ نہ یوں اربابِ دولت کا

ہمیں اُمید تھی وہ ہم کو اپنا بن دکھائیں گے

امانت کی دیانت کی ہوائیں وہ چلائیں گے

ہمارے دردِ دل کو وہ نہ سمجھے حد سے بڑھ آئے

لیے تحریف کے خنجر خدا کے دیں پہ چڑھ آئے

مگر ہرگز نہ ہم تبدیل کرنے دیں گے قرآں کو

اگر کچھ بھی نہ کر پائے تو ہم دے دیں گے اِک جاں کو

جئیں گے ہم تو شیروں کی طرح جی کر دکھائیں گے

خدا کے دشمنوں کو دین کی عظمت بتائیں گے
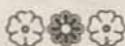
فقط ناکام ہوں گے حق کے دشمن دو جہانوں میں

لکھا جائے گا ان کا نام عبرت کے فسانوں میں

خدا کے نام پر یہ گردنیں ہم نے کٹائی ہیں

لہو اپنے سے ہر سُو مشعلیں دیں کی جلانی ہیں
بہت ہم نے دکھائی بُردباری اہلِ ایوان کو
مگر ذلت پہ ہم ترجیح آخر دیں گے میداں کو
جنہیں اچھا لگے نہ دین مصطفوی گواہ رہنا
گوارا کر نہیں سکتے ہم ان کو حکمراں کہنا
حدود اللہ حدود اللہ حدود اللہ حدود اللہ
حدود اللہ کی حرمت میرا دیں ہے میرا ایماں
حدود اللہ میرا قرآں حدود اللہ میرا فرماں
حدود اللہ حدود اللہ حدود اللہ حدود اللہ
کبھی چھیڑیں عدالت کو کبھی چھیڑیں رسالت کو
کبھی دینی مدارس کو کبھی نسواں کی عظمت کو
کبھی قرآن کو تحریف کرنے کی صدائیں ہیں
کبھی ایماں کی غیرت کو مٹانے کی ادائیں ہیں
کبھی ختم نبوت کی مُہر کو چھیڑ دیتے ہیں
کبھی اصحابؓ نبویؐ پہ قلم کو پھیر دیتے ہیں
کوئی قانون ہے ایسا جسے تسلیم کرتے ہیں
وطن میں دیں مٹا کر اپنے اللہ سے نہ ڈرتے ہیں
وہ وعدے توڑنے والے صداقت کے شرافت کے
رفاقت کے عدالت کے سخاوت کے شجاعت کے
زمیں کو روزِ محشر جا کے کیسے منہ دکھائیں گے
مٹا کر حکمِ قرآں کو نجات اپنی مٹائیں گے

میری یہ التجاء ہے اس وطن کے حکمرانوں سے
خدارا روک لیں خود کو وہ مغرب کی اُڑانوں سے
کتاب اللہ کو سمجھیں حدود اللہ کو پہچانیں
نجات اپنی فقط اسلام کے احکام میں جانیں
حدود اللہ حدود اللہ حدود اللہ حدود اللہ
حدود اللہ کی حرمت میرا دیں ہے میرا ایماں
حدود اللہ میرا قرآں حدود اللہ میرا فرقاں
حدود اللہ حدود اللہ حدود اللہ حدود اللہ

افضل ہے مرسلوں میں

افضل ہے مرسلوں میں رسالت حضور ﷺ کی
اکمل ہے انبیاء میں نبوت حضور ﷺ کی

ہے ذرّہ ذرّہ ان کی تجلی کا اِک سراغ
آتی ہے پھول پھول سے نکہت حضور ﷺ کی

پہچان لیں گے آپ ﷺ وہ اپنوں کو حر میں
غافل نہیں ہے چشمِ عنایت حضور ﷺ کی

آتے رہے تھے راہنمائی کو انبیاء
جاری رہے گی رشد و ہدایت حضور ﷺ کی

آنکھیں نہ ہوں تو خاک نظر آئے آفتاب
صدیق جانتے ہیں صداقت حضور ﷺ کی
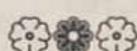
کھولے ہیں مشکلات جہاں نے کئی محاذ
کام آئی ہر قدم پہ حمایت حضور ﷺ کی

میری نظر میں مرشدِ کامل ہے وہ بشر
تفویض کر سکے جو محبت حضور ﷺ کی

جو ہو گئے ہوں آپ کے آپ ان کے ہو گئے
عادت نہیں ہے ترکِ مروّت حضور ﷺ کی

گزری ہے مفلسی میں بڑی آبرو کے ساتھ
اللہ کا کرم ہے عنایت حضور ﷺ کی

افضل ہے مرسلوں میں رسالت حضور ﷺ کی
اکمل ہے انبیاء میں نبوت حضور ﷺ کی

لا الہ الا اللہ لا الہ الا اللہ

الا اللہ الا اللہ اللہ ہو اللہ اللہ لا الہ الا اللہ اللہ ہو اللہ اللہ

ربنا یاربنا ربنا یاربنا ربنا یا ربنا ربنا ربنا

وہ محبوب خدا یارو رحمت کا دریا یارو
مجھ ناچیز سے کیا ہوگی اس کی مدح وثناء یارو

ربنا یاربنا ربنا یاربنا ربنا یا ربنا ربنا ربنا

اس کا ہے مداح خدا میں اور آپ ہیں کیا یارو
چاند کے دو ٹکڑے کرنا اس کی ایک ادا یارو

ربنا یاربنا ربنا یاربنا ربنا یا ربنا ربنا ربنا

الا اللہ الا اللہ اللہ ہو اللہ اللہ لا الہ الا اللہ اللہ ہو اللہ اللہ

خاک پہ اس کے قدموں کی کردوں جان فدا یارو
دل میں بسا ہے پیار اس کا لب پہ ہے صل علیٰ یارو

وہ سورج میں ذرّہ ہوں یوں ہے تعلق سا یارو
میں اس کا ناچیز غلام وہ ہے میرا آقا یارو

ربنا یاربنا ربنا یاربنا ربنا یا ربنا ربنا ربنا

الا اللہ الا اللہ اللہ ہو اللہ اللہ لا الہ الا اللہ اللہ ہو اللہ اللہ
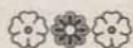
میں ہوں فقیر اس کے در کا فخر یہ کم ہے کیا یارو
میں شاہوں سے کیا مانگوں شاہ بھی ہیں اسکے گدا یارو

لا الہ الا اللہ اللہ ہو اللہ

لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

سید سلیمان گیلانی

یَاسَامِعَ الدُعاء

یَـاسَـامِعَ الدُعـاء　　　یَـا رَافِـعَ السَّـمَـاء
یَـا دَائِـمَ البَـقَـاء　　　یَـا وَاسِـعَ الْـعَطَـاء
لِذِی الْفَاقَةِ الْعَدِیم
اَلـلّٰـهُ هُو اللّٰـه　　　الـلّٰـه هو اللّٰـه

سنتا ہے وہ دُعا، جس کا ہے یہ سماء　　　لازم جسے بقاء، ہے صاحبِ عطاء
سن لے میری صدا، سن لے میری صدا
اللہ میرے اللہ　　　اللہ میرے اللہ

یَـاعَـالِـمَ الْغُیُوْبِ　　　یَـا غَـافِرَ الْذُنوب
یَـا سَـاتِرَ الْعُیُوبِ　　　یَا کَاشِفَ الْکُرُوبِ
عَنِ المُرهِقِ الْعَظِیُم
الـلّٰـه هو اللّٰـه　　　الـلّٰـه هو اللّٰـه

اے غیب کے نقیب، تو ہے میرا ربیب　　　مضطر کا تو مجیب، رحمت تیری عجیب
کر لے مجھے قریب، کر لے مجھے قریب
اللہ میرے اللہ　　　اللہ میرے اللہ

یَـا فَـائِقَ الصِّفَاتِ　　　یَـا مُـخْـرِجَ النَبَاتِ
یَـا جَـامِعَ الشَّتَّات　　　یَا مُنْشِی ءَ الرَّفَاتِ
مِنَ الْأَعْظُمِ الرمِیُم
اللہ ہو اللہ ہو اللہ

تیری بلند صفات، اے خالقِ نبات جامع تفرقات، تابع ہیں ریزہ جات

ہر جا ہے تیری ذات، ہر جا ہے تیری ذات

اللہ میرے اللہ اللہ میرے اللہ

يَـا فَـالِقَ الصَبَـاحِ يَـا فَـاتِـحَ الـنَجَاحِ

يَـا مُـرْسِـلَ الرِّيَاحِ بُـكُورًا مَعَ الرَّوَاحِ

فَيَنْشَانِ بِاالْغُيُومِ

اللہ ہو اللہ اللہ ہو اللہ

شاہد تیری صباح، رعنائی وصباح اے مرسل الریاح، دے گا تُو ہی نجاح

دے ہم کو انشراح، دے ہم کو انشراح

اللہ میرے اللہ اللہ میرے اللہ

يَـا مَـرْسِـيَ الـرَّوَاسِـخِ أَوتَـادُ هَـا الشَّـوَامِـخُ

فِـي أَرْضِـهَـا الـسَّـوَانِخِ أَطْـوَا دُهَـا الـبَـوَازِخُ

مِنْ صُنْعِهِ الْقَدِيم

اللہ ہو اللہ اللہ ہو اللہ

یہ سخت تر پہاڑ، تُو نے دیئے ہیں گاڑ پھر ان میں بھی دراڑ، اور پتھروں کی باڑ

حیران ہے حصار، حیران ہے حصار

اللہ میرے اللہ اللہ میرے اللہ

يَـا هَـادِيَ الرَّشَـادِ يَـا مُـلْهِـمَ السَّـدَادِ

يَـا رَازِقَ الـعِبَـادِ يَـا مُـحْـيِيَ الْبِلَادِ

يَا فَارِجَ الغُمُوم

اللہ ہو اللہ اللہ ہو اللہ

اے پیکرِ رشاد، تُو نے دیئے بلاد ہر شئے میں ہے فساد، تُو مستحقِ داد

اے رازقِ عباد، اے رازقِ عباد

اللہ میرے اللہ اللہ میرے اللہ

یَا مُطْلِقَ الْاَسِیر یَا جَابِرَ الْکَسِیر

یَا مُغْنِی الْفَقِیر یَا غَاذِیَ الصَّغِیر

یَا شَافِیَ السَّقِیم

اللہ ہو اللہ اللہ ہو اللہ

چھوڑے تُو نے اسیر، جوڑے تُو نے کثیر تُو ہے بہت کبیر، ہم ہیں بہت صغیر

در کے تیرے فقیر، در کے تیرے فقیر

اللہ میرے اللہ اللہ میرے اللہ

مِن جَنَّۃٍ وَّ اِنسٍ لِذِکرِ الْمَعَادِ مُنسٍ

لِلْقَلْبِ عَنْہُ مُقسٍ مِن شَرِّ غَیِّ نَفسٍ

شَیْطَانِهَا الرَّجِیم

اللہ ہو اللہ اللہ ہو اللہ

تیری صفت بقاء، میری صفت فناء شیوہ ہے بس گناہ، دے نفس سے پناہ

اپنا ہمیں بنا، اپنا ہمیں بنا

اللہ میرے اللہ اللہ میرے اللہ

یَا مَالِکَ النَّوَاصِی لِلْمُطِیْعَاتِ وَالْعَوَاصِی

فَمَا عَنْہُ مِنْ مَنَاصٍ لِعَبْدٍ وَّلَا خَلَاصٍ

لِمَاضٍ وَلَا مُقِیْمٍ
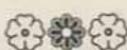
اللہ ہو اللہ اللہ ہو اللہ

تو ہے بہت عظیم، مولیٰ بہت کریم گرچہ ہے تُو علیم، پھر بھی مگر حلیم

ہر عیب سے سلیم، ہر عیب سے سلیم

اللہ میرے اللہ اللہ میرے اللہ

إِلَى الْمَفْرَشِ الْوَطِي إِلَى الْمَلْبَسِ الْبَهِي

إِلَى الْمَطْعَمِ الشَّهِي إِلَى الْمَشْرَبِ الْهَنِي

مِنَ السَّلْسَلِ الْخَتِيمِ

اللہ ہو اللہ اللہ ہو اللہ

جنت میں ہو مقام مقبول خاص و عام نعمت ہو تیری تام ہر دم لوں تیرا نام

یوں گزرے صبح و شام

یوں گزرے صبح و شام

اللہ میرے اللہ اللہ میرے اللہ
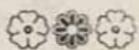
العبد الضعیف انس یونس عفی عنہ

اُردو شاعری: مولوی عبد السمیع ارشد

حمد باری تعالیٰ

سزا دینے والا، جزا دینے والا
سزا دینے والا، جزا دینے والا

وہ سارے دُکھوں کی دواء دینے والا
کوئی صدقِ دل سے معافی تو مانگے

وہ بخش کے دریا بہا دینے والا
سزا دینے والا، جزا دینے والا

ہمیں تو طلب سے یہ زیادہ ملا ہے
وہ منگوں کو سلطان بنا دینے والا

وہ چاہے تو گلشن کو ویران کر دے
وہ صحرا کو گلشن بنا دینے والا

سزا دینے والا، جزا دینے والا
ابوجہل کے ہاتھ میں تھے جو کنکر

وہ اُن کو بھی کلمہ پڑھا دینے والا
ابوبکر و فاروق کی تھی یہ خواہش

وہ پہلو میں اُن کو سُلا دینے والا
سزا دینے والا، جزا دینے والا

ہمارے نبی کی وہ ہر ہر ادا کو
صحابہ کے اندر سما دینے والا

ذرا غور تو کر تُو قبروں پہ جا کر
وہ مٹی میں ہیرے سُلا دینے والا

سزا دینے والا، جزا دینے والا
سزا دینے والا، جزا دینے والا
وہ سارے دکھوں کی دوا دینے والا

حضرت نفیس الحسینی رحمۃ اللہ علیہ

قصیدہ ابو بکر صدیقؓ

یاالٰہی یاالٰہی یاالٰہی یاالٰہی یاالٰہی

خُـذ بـلُطفکَ یا الٰهی مَن له زادٌ قَلیلٌ
مُـفلِسٌ بِالصِّدقِ یَاتی عِندَ بابکَ یَا جلیل

کچھ نہیں ہے میری جھولی میں الٰہی مجھ کو تھام
ہوں فقیر بے نوا کر دے کرم تو اپنا عام

ذَنبُه ذَنبٌ عَظِیمٌ فَاغفِرُ الذَنبَ العَظیم
إِنـهٗ شَـخـصٌ غَریبٌ مُذنبٌ عَبدٌ ذَلِیلٌ
مِنه عِصیانٌ وَ نِسیَانٌ وَ سَهوٌ بَعد سَهوٌ
مِنکَ اِحسَانٌ وَ فضلٌ بَعد إِعطاءِ الجذِیل

میں گناہوں کا ہوں خوگر ہے خطائیں بے حساب
ناتواں کمزور لیکن ہوں تیرے در کا غلام
میرا عصیاں میرا نسیاں میرا ہر دم بھولنا
تیرا احسان و کرم پھر بھی ہے ہم جیسوں پہ عام
کچھ نہیں ہے میری جھولی میں الٰہی مجھ کو تھام

طَـالَ یَـارَبّـی ذُنـوبِـی مِثلَ رَملٍ لَا تُعد
فَـاعْفُ عَنی کُلّ ذَنبٍ فَاصَفح الصَفُح الجَمِیل
قُـل لِـنَـاراً بِردِی یا رَبّیٗ فِیٗ حَقّی کَمَا
قُلتَ قُلنَا نَارٌ کُونِیٗ بَردَ فِی حَقِ الخَلِیلِ

لغزشیں ہیں ریت کے ذروں کی مانند بے شمار
بخششی تیری مگر ہیں کو بکو عالی مقام
آگ کو جیسے کیا ٹھنڈا خلیل اللہ پر
ہم پہ بھی سرد کر دے تُو نارِ دوزخ کو تمام

كَيْفَ حَالِي يَاالٰهِي لَيْسَ لِي خَيْرُ الْعَمَل
سُوءُ أَعْمَالِيْ كَثِيْرٌ زَادُ طَاعَائِي قَلِيْلٌ
أَنْتَ شَافِي اَنْتَ كَافِي فِيْ مُهِمَاتِ الْأُمُور
اَنْتَ رَبِّيْ اَنْتَ حَسْبِيْ أَنْتَ لِي نِعَمَ الْوَكِيْل

حال اور اعمال دونوں ہے پریشان میرے رب
ہے کمی طاعت میں بداعمالیوں کا اہتمام
تُو ہی کافی تُو ہی شافی ہے فقط میرے خدا
ہے تیرے در ہی سے بنتے سارے انسانوں کے کام
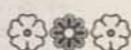
عَافِي مِن كُلِّ داءٍ وَاقْضِ عَنِّي حَاجَتِي
اِنَّ لِي قَلْبًا سَقِيْمًا اَنْتَ مَنْ يَشْفِيْ الْعَلِيْل
رَبَّ هَبِ لِيْ كَنْزَ فَضَلٍ اَنْتَ وَهَابٌ كَرِيْمٌ
اِعْطِنِي مَا فِي فَمِيْرِى دُلَنِي خَيْرَ الدَّلِيْلَ

تُو بچا ہر ایک بیماری سے حاجت پوری کر
ہے میرے دل میں تو بس بیماریوں کا اژدھام
فضل کا دے دے خزانہ اپنی رحمت سے ہمیں
میری جھولی بھر دے اور مجھ کو عطا کر اعتصام

هَبْ لَنَا مُلْكًا كَبِيْرًا نَجِّنَا مِمَّا نَخَافُ
رَبَّنَا إِذَا أَنْتَ قَاضٍ وَالْمُنَادِي جِبْرِيْلِ
أَيْنَ مُوْسٰى أَيْنَ عِيْسٰى أَيْنَ يَحْيٰى أَيْنَ نُوْحٍ
أَنْتَ يَا صِدِّيْقُ عَاصِي تُبْ إِلَى الْمَوْلٰى الْجَلِيْلِ

ہر پریشانی و غم سے تو ہمیں دے دے نجات
متقی کے واسطے ہم کو بنا دے ہم کو امام
ہے کہاں موسیٰ و عیسیٰ ہے کہاں یحییٰ و نوح
تو ہے صدیق عاصی رب سے توبہ کر دوام
کچھ نہیں ہے میری جھولی میں الٰہی مجھ کو تھام
ہوں فقیر بے نوا کر دے کرم تو اپنا

يَا إِلٰهِي يَا إِلٰهِي يَا إِلٰهِي يَا إِلٰهِي يَا إِلٰهِي
خُذْ بِلُطْفِكَ يَا إِلٰهِي مَنْ لَهُ زَادٌ قَلِيْلٌ
مُفْلِسٌ بِالصِّدْقِ يَأْتِي عِنْدَ بَابِكَ يَا جَلِيْلٌ

زبان سے اے دوست

زباں سے تو اے دوست شہ بازیاں ہیں
بباطن مگر آہ فحاشیاں ہیں

حقارت سے مت دیکھ اِن عاصیوں کو
کہ توبہ کی برکت سے درباریاں ہیں

جو پرہیز کرتے نہیں معصیت سے
اُنہیں راہ میں سخت دشواریاں ہیں

گناہوں کے اسباب سے دور ہو کے
تو منزل میں ہر وقت آسانیاں ہیں

راہِ حق میں ہر غم سے کیوں ہے گریزاں
راہ عشق میں کب تن آسانیاں ہیں

یہ خون تمنا کا انعام دیکھوں
جو ویرانیاں تھی وہ آبادیاں ہیں

فدا اُن کی مرضی پہ اپنی رضا کر
فقیری میں دیکھے گا سلطانیاں ہیں

تیرے ہاتھ سے زیر تعمیر ہوں میں
مبارک مجھے میری ویرانیاں ہیں

جو پیتا ہے ہر وقت خونِ تمنا
اُسی دل پہ نسبت کی تابانیاں ہیں

تجلی ہر ایک دل کی اختر الگ ہے
مہربانیاں جیسی قربانیاں ہیں

زباں سے تو اے دوست شہ بازیاں ہیں
بباطن مگر آہ خفاشیاں ہیں

عارف باللہ حضرت شاہ حکیم اختر صاحب دامت برکاتہم

❀❀❀

''پیش نظر''

پھر پیش نظر گنبد خضرائے حرم ہے
پھر نامِ خدا روضہ جنت میں قدم ہیں

پھر شکرئے خدا سامنے محرابِ نبی ہیں
پھر سر ہے میرا اور تیرا نقشِ قدم ہے

محراب نبی ہے کہ کوئی طورِ تجلی
دل شوق سے لبریز ہے اور آنکھ بھی نم ہیں

پھر منت ِ دربان کا اعزاز ملا ہے
اب ڈر ہے کسی کا نہ کسی چیز کا غم ہے

پھر بارگاہِ سید کونین میں پہنچا
یہ اُن کا کرم اُن کا کرم اُن کا کرم ہے
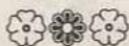
یہ ذرّہ ناچیز ہے خورشید بداما
دیکھ اُن کے غلاموں کا بھی کیا جاہ وحشم ہیں

رگ رگ میں محبت ہو رسولِ عربیؐ کی
جنت کے خزائن کی یہی بع مسلم ہے

وہ رحمت ِ عالم ہے شاہ اسود و احمر
وہ سید کونین ہیں آقائے اُمنگ ہے

وہ عالم توحید کا مظہر ہے کہ جس میں
مشرق ہے نہ مغرب ہے عرب ہے نہ عجم ہے

دل نعت رسول عربی کہنے کو بے چین
عالم ہے تحیر کا زباں ہے نہ قلم ہے

مفتی محمد شفیعؒ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

روزے پہ حاضری

آپ کی نعتیں میں لکھ لکھ کر سناؤں آپ کو
کس طرح راضی کروں کیسے مناؤں آپ کو

آپ کو راضی نہ کر پایا تو مر جاؤں گا میں
چھوٹی چھوٹی کرچیاں بن کر بکھر جاؤں گا میں

زندگی کا اِس طرح مجھ کو مزہ کیا آئے گا
دل سیاہی کے بھنور میں ڈوبتا رہ جائے گا

واسطہ دوں آپ کو میں آپ کے حسنین کا
یا رِ غارِ ثور کا صدیق کونین کا

آپ تو دشمن کے حق میں بھی دعا کرتے رہے
بے وفا لوگوں سے بھی ہر دم وفا کرتے رہے

آپ تو رحمت ہی رحمت ہیں جہانوں کے لیے
میرے جیسے بے عمل اور بے ڈھکانوں کے لیے

آپ کا ہے رُوٹھنا ارض و آسماں کا رُوٹھنا
عرش کا سارے جہانوں کے خدا کا رُوٹھنا

آپ کی نظروں سے جو گرتا ہے مر جاتا ہے وہ
راکھ بن کر اپنے قدموں میں بکھر جاتا ہے وہ

اس طرح تو آدمی خود آدمی رہتا نہیں ہے
صاحبِ ایمان کیا انسان بھی رہتا نہیں

کیسے کیسے دشمنوں پر رحم کھایا آپ نے
آگ سے کتنے ہی لوگوں کو بچایا آپ نے

اپنے جوتوں اپنے سائے میں بٹھا دیجئے گا
آپ کا ناچیز خادم ہوں دعا دیجئے مجھے

زندگی کی تیز لہروں میں نہ بہہ جاؤں کہیں
گرد بن کر راستے ہی میں نہ رہ جاؤں کہیں

آپ کو خاتونِ جنت اور علی کا واسطہ
آپ کو فاروق ؓ و عثمانِ غنیؓ کا واسطہ

❀❀❀

زندگی کو اِک بہت مشکل سفر درپیش ہے

زندگی کو اِک بہت مشکل سفر درپیش ہے
ایک مشکل امتحان بارے دیگر درپیش ہے

سوچ میں ڈوبا ہوا ہوں سوچ ہی میں قید ہوں
بے بسی گھیرے ہوئے ہے بے بسی میں قید ہوں

ٹوٹتے جاتے ہیں سارے آسرے جتنے بھی ہیں
بے اثر ہیں لوگ سب چھوٹے بڑے جتنے بھی ہیں

کس قدر کتنا ضروری ہے سہارا آپ کا
میری قسمت ہی بدل دے گا اشارہ آپ کا

لوگ اکثر شاعرِ اصحاب کہتے ہیں مجھے
اُن کی خاطر روز شب بے تاب کہتے ہیں مجھے

بے عمل ہوں مغفرت کا اِک سہارا ہے ضرور
آپ کا ہر اِک صحابی جان سے پیارا ہے ضرور

میں نے مختص کر لی اپنی چشم تر اُن کے لیے
مضطرب رہتا ہوں میں شام وسحر ان کے لیے

میں نہ سرمد ہوں نہ مجنوں ہوں نہ میں منصور ہوں
ان کا شاعر اور ان کا بندۂ مزدور ہوں

میری خواہش ہے کہ ان کی خوبیاں لکھتا رہوں
شوق سے میں آسماں کو آسماں لکھتا رہوں

ان کے صدقے آپ مجھ پر مہربانی کیجئے
میرے حالِ زار پر آقا توجہ دیجئے

آپ سے رشتہ غلامی کا سدا قائم رہے
خواجگی اور بندگی کی یہ فضا قائم رہے

میرے سر پر مشکلوں کا آسمان گرنے کو ہے
ذرّۂ ناچیز پر کوہِ گراں گرنے کو ہے

❀❀❀

گھپ اندھیرے میں کھڑا ہوں اے حرا کے آفتاب

گھپ اندھیرے میں کھڑا ہوں اے حرا کے آفتاب
پرزہ پرزہ ہو رہی ہے میری خوشیوں کی کتاب

میرے حق میں اپنے خالق سے دُعا فرمایئے
اے میرے آقا کرم کی انتہا فرمایئے

دیکھتے ہیں تو مجھے بے آسرا کہتے ہیں لوگ
عہد ماضی کی کوئی بھولی صدا کہتے ہیں لوگ
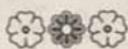
کس طرح روکوں میں اس طوفان اور سیلاب کو
ذہن سے کیسے نکالوں خوفناک اس خواب کو

میری اپنی سانس بھی اب تو میرے بس میں نہیں
تھک گئی ہے چلتے چلتے اب میری لوحِ جبیں

دیکھ کر دشوار راہیں زندگی گھبرا گئی
میرے گھر تک آتے آتے روشنی گھبرا گئی

سبز گنبد کی طرف اُٹھتی ہیں نظر بار بار
آپ کی رحمت کو دیتا ہے صدا یہ خاکسار

خالق ارض و سماء سے اب دعا کیجئے حضور
مہرباں ہو جائے مجھ عاصی پہ اب ربِ غفور

میں اُٹھا سکتا نہیں اپنے تن فانی کا بوجھ
میری ہمت سے زیادہ ہے پریشانی کا بوجھ

راہ پہ چلتے ہوئے اب ڈگمگا جاتا ہوں میں
سانس لینے سے بھی اب تو لڑکھڑا جاتا ہوں میں

لب ہلا دیجئے میری خاطر دعا کے واسطے
رحم فرما دیجئے مجھ پر خدا کے واسطے

آپ کی نعتیں میں لکھ لکھ سناؤں آپ کو
کس طرح راضی کروں کیسے مناؤں آپ کو

جناب انجم نیازی صاحب

یادِ مکہ

مجھے فرقت میں رہ کر پھر وہ مکہ یاد آتا ہے
وہ زم زم یاد آتا ہے، وہ کعبہ یاد آتا ہے

پہن کر صرف دو کپڑے میرا وہ چیختے پھرنا
وہ پوشش یاد آتی ہے وہ نعرہ یاد آتا ہے

جہاں جا کر میں سر رکھتا جہاں میں ہاتھ پھیلاتا
وہ چوکھٹ یاد آتی ہے، وہ پردہ یاد آتا ہے

کبھی وہ دوڑ کر چلنا کبھی رُک رُک کے رہ جانا
وہ چلنا یاد آتا ہے، وہ نقشہ یاد آتا ہے

کبھی وحشت میں آ کر پھر صفاء پر جا کے چڑھ جانا
وہ مسع یاد آتا ہے وہ مروہ یاد آتا ہے

کبھی چکر لگانا حاجیوں کی صف میں لڑ بھڑ کر
وہ دھکے یاد آتے ہیں، وہ جھگڑا یاد آتا ہے

کبھی پھر اُن سے ہٹ کر دیکھنا کعبے کو حسرت سے
وہ حسرت یاد آتی ہے، وہ کعبہ یاد آتا ہے

کبھی جانا منیٰ کو اور کبھی میدانِ عرفہ کو
وہ مجمع یاد آتا ہے، وہ صحرا یاد آتا ہے

وہ پتھر مارنا شیطان کو تکبیر پڑھ پڑھ کر
وہ غوغہ یاد آتا ہے ،وہ سودا یاد آتا ہے

منی میں لوٹ کر وہ ذبح کرنا میرا دنبہ کا
وہ سنت یاد آتی ہے ، وہ فدیہ یاد آتا ہے

منی سے سر منڈا کر دوڑ جانا میرا کعبے کو
وہ زیارت، یاد آتی ہے،وہ جانا یاد آتا ہے

منی میں رہ کے راتوں میں دعائیں مانگنا میرا
وہ نالے یاد آتے ہیں،وہ گریاں یاد آتا ہے

وہ رُخصت ہو کر میرا دیکھنا کعبہ کو مُڑ مُڑ کر
وہ منظر یاد آتا ہے، وہ جلوہ یاد آتا ہے

میرا مکہ بھی طیبہ ہے نہیں معلوم کچھ مجھ کو
کہ مکہ یاد آتا ہے ،کہ طیبہ یاد آتا ہے

نگاہیں شوق جب اُٹھتی ہیں ربُ البیت کی جانب
نہ کعبہ یاد رہتا ہے، نہ مکہ یاد آتا ہے

مجھے فرقت میں رہ کر پھر وہ مکہ یاد آتا ہے
وہ زم زم یاد آتا ہے،وہ کعبہ یاد آتا ہے

حضرت جناب بدر عالم میرٹھی صاحبؒ